جمعرات
3- اگست 1995ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 174 جمعرات- 5 ربیع الاول- 1416ھ' 3 ظہور 1374ہش' 3 اگست 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توبہ کی حقیقت

توبہ کے یہ معنے ہیں کہ گناہ کو ترک کرنا اور خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا۔ بدی چھوڑ کر نیکی کی طرف آگے قدم بڑھانا۔ توبہ ایک موت کو چاہتی ہے جس کے بعد انسان زندہ کیا جاتا ہے۔ اور پھر نہیں مرتا۔ توبہ کے بعد انسان ایسا بن جاوے کہ گویا نئی زندگی پا کر دنیا میں آیا ہے۔ نہ اس کی وہ چال ہو۔ نہ اس کی وہ زبان ہو نہ ہاتھ نہ پاؤں۔ سارے کا سارا نیا وجود ہو جو کسی دوسرے کے ماتحت کام کرتا ہوا نظر آجاوے۔ دیکھنے والے جان لیں کہ یہ وہ نہیں یہ تو کوئی اور ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

دنیا کے 148 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے

فرنچ بولنے والے علاقوں میں اس سال 3 لاکھ 88 ہزار 933 بیعتیں ہوئیں

احمدیہ ٹیلی ویژن کا عربی پروگرام غیر معمولی مقبولیت پا رہا ہے

واقفین نو بچوں کی تعداد بڑھ کر 14 ہزار 571 ہو گئی

جلسہ سالانہ برطانیہ 1995ء کے دوسرے دن حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے خطاب کا خلاصہ

(یہ خلاصہ صدر صاحب بورڈ الفضل کی تصدیق کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے)

لندن: 29- جولائی 1995ء- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے جماعت احمدیہ برطانیہ کے 30 ویں جلسہ سالانہ میں دوسرے دن کے خطاب میں فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے آج دنیا کے 148 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے اور پھول پھل لا رہا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا میرے لندن آنے کے 11 سال کے عرصے میں 57 نئے ممالک احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔ اس سال جن نئے ممالک میں احمدیت نافذ ہوئی ہے ان کے نام یہ ہیں۔

کمبوڈیا' لاؤس' جمیکا' ایکوٹوریل گنی' ویٹ نام' میکیڈونیہ اور گریناڈا۔

مشرق بعید میں احمدیت کی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا تھائی لینڈ سے مشرق بعید کے ممالک کے سفر آغاز ہوا۔ اس نئی مہم میں سب سے قابل ذکر نام مکرم رفیق چانن صاحب کا ہے جو سوئٹزر لینڈ کے باشندہ ہیں۔ کمبوڈیا تھائی لینڈ کے سپرد تھا۔ یہاں مکرم حسن بصری صاحب نے بہت اچھا کام کیا ہے۔ امریکہ کے سپرد دو ممالک تھے جمیکا اور گریناڈا۔ دونوں ممالک میں احمدیت کے پودے لگ چکے ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا میکیڈونیہ (مقدونیہ) کو جرمنی کے سپرد کیا گیا تھا۔ اس ملک کی زبان پنجابی سے بہت ملتی ہے۔ مغربی افریقہ کے ممالک گیون اور کیمرون کے درمیان ایکوٹوریل گنی ہے۔ یہ نائیجیریا کی جماعت کے سپرد تھا۔ اس کے علاوہ گوئٹے مالا کے سپرد ایل سلواڈور اور کولمبیا کے سپرد وینزویلا تھا۔

ملک وار جماعتوں کے قیام کا ذکر کرتے ہوئے حضرت صاحب نے بتایا کہ اس سال 2259 نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ ایک سال میں اللہ تعالیٰ نے 762 نئی بیوت الذکر عطا فرمائی ہیں۔ ان میں سے 691 بیوت الذکر وہ ہیں جو عبادت گزاروں کے ساتھ ملی ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف ممالک میں 119 بیوت الذکر زیر تعمیر ہیں۔

ہندوستان کے بارے میں حضرت صاحب نے فرمایا کہ وہاں بھی وسیع کامیابیاں مل رہی ہیں۔ آندھرا پردیش میں ایک گاؤں پورے کا پورا بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوا۔

دعوت الی اللہ کے نئے مراکز' جن کو پہلے مشن ہاؤس کہا جاتا تھا۔ ان کے قیام کے سلسلے میں فرمایا افریقہ میں 25 نئے مراکز قائم ہوئے۔ 1984ء تک دعوت الی اللہ کے یہ مراکز افریقین ممالک میں 103 تھے اب 11 سال بعد یہ بڑھ کر 231 ہو گئے ہیں۔

احمدیہ ٹیلی ویژن کے بارے میں حضرت صاحب نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کا ایک عظیم احسان ہے۔ اس کے ذریعے عالمی سطح پر بیداری پیدا ہوئی ہے۔ جسوال برادران کا نام جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔ ان میں سب سے زیادہ اخلاص اور وفا سے کام کرنے والا سعید احمد جسوال ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک نئی ٹیم بھی عطا کی ہے کیونکہ جسوال برادران کے پاس جو کام ہے وہ ان کے بس سے آگے نکل گیا تھا۔ اس نئی ٹیم میں رفیق حیات صاحب کے ساتھ ایسے طالب علم ہیں جو کالج سے آنے کے بعد گھر بھی نہیں جاتے اور یہاں کام شروع کر دیتے ہیں۔ اور پھر رات گئے اپنے گھروں کو لوٹتے ہیں۔

حضرت صاحب نے بتایا کہ ایم ٹی اے کے پروگراموں کی مقبولیت کے پیش نظر دوسرے ٹی وی سٹیشن بھی ہمارے پروگرام اپنے چینلز پر نشر کرتے ہیں۔ چنانچہ امیر صاحب ناروے نے بتایا کہ اوسلو کے نیشنل ٹی وی پر اس جلسے کا تینوں دن کا پروگرام دکھایا گیا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا رفیق حیات صاحب کی ٹیم نے سال میں کل 12775 گھنٹے وقت دیا۔ سعید جسوال صاحب کی ٹیم نے 15715 گھنٹے سارا سال میں وقت دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان طالب علموں کی خدمات کو اس طرح نوازا ہے کہ سب کے سب کو اللہ نے نمایاں کامیابی سے نوازا ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ دین کی خدمت کرنے والوں کو کبھی ضائع نہیں کرتا تعلیم ضرور حاصل کریں مگر دین کو دنیا پر ضرور مقدم رکھیں۔

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگراموں کے بارے میں حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس کے پروگرام تیار کرنے میں سب کو حصہ لینا چاہئے۔ البانیہ

باقی صفحہ 7 پر

سانحہ ارتحال

○ مکرم حمید احمد باجوہ صاحب نائب سیکرٹری امور عامہ لوکل انجمن احمدیہ ربوہ عمر 47 سال مورخہ 30 جولائی 95ء کو دل کا شدید دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے۔ 21 جولائی بروز جمعہ شام 7 سے 12 بجے شب تک دفتر صدر عمومی میں کام کرتے رہے۔ اسی دوران دل کی تکلیف ہوئی۔ فوراً فضل عمر ہسپتال میں داخل کروایا گیا۔ مکرم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب کے مشورہ پر بغرض علاج فوری طور پر راولپنڈی پہنچایا گیا۔ مگر حالت نہ سنبھلی اور بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔

ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا جہاں 31 جولائی کو بیت المہدی گولبازار میں بعد ظہر محترم صوبیدار صلاح الدین صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ جس میں بکثرت احباب شامل ہوئے۔ عام قبرستان نمبر 1 میں تدفین کے بعد مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب صدر خدام الاحمدیہ پاکستان نے دعا کروائی۔ ان کے چار بچے زیر تعلیم ہیں۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔

○ مکرم صوفی محمد اسماعیل بٹ صاحب صدر جماعت احمدیہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ چند دن علیل رہ کر مورخہ 95-7-30 کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ آپ موصی تھے چنانچہ اسی دن ان کی میت ربوہ لائی گئی اور بعد مغرب بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی قبر تیار ہونے پر مکرم محمد شعیب طاہر صاحب مربی سلسلہ چونڈہ نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے۔

درخواست دعا

○ مکرم محمد سلیم صاحب آف لاہور کا بیٹا نعیم احمد ایک پیچیدہ مرض میں مبتلا ہے احباب سے اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم عباس علی شاکر صاحب زعیم انصار اللہ چک 93/6R بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ اب دائیں بازو اور ٹانگ کو تکلیف ہو گئی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

3- ظہور 1374 ہش 3 - اگست 1995ء

حقیقی انقلاب-احمدیت کے ذریعہ

اس وقت دنیا میں ہر طرف شور برپا ہے کہ اخلاقی اقدار معدوم ہو رہی ہیں- گھروں کا سکون لٹ رہا ہے- معاشرے ٹوٹ پھوٹ رہے ہیں- اور انسانیت ایک ایسی منزل کی طرف رواں دواں ہے جہاں سوائے تباہی کے اسے اور کچھ نہیں مل سکتا- اور دنیا کے تمام لوگ بزبان حال اس بات کا تقاضا کر رہے ہیں کہ ایک انقلاب آنا چاہئے- حالات بدلنے چاہئیں- انسانوں کو بہتر طریق پر اپنی زندگی گذارنے کے مواقع میسر آنے چاہئیں- اس میں کیا شک ہے کہ ایسے انقلاب کی بہت زیادہ ضرورت ہے- اور جب بھی زمانے کو کسی چیز کی اس طرح ضرورت پیش آتی ہے اللہ تعالیٰ کی سنت یہ ہے کہ وہ اس چیز کو مہیا کر دیتا ہے- انسان اس کی مخلوق ہیں- وہ ان کی بہتری چاہتا ہے- از خود وہ غلط راستے پر چل کر جب پریشان ہونے لگتے ہیں- تو اللہ تعالیٰ ان کی رہنمائی کے سامان پیدا کر دیتا ہے- ان کے لئے ایسے انقلابات رونما ہونے لگتے ہیں جن سے زندگی کا دھارا صحیح راستہ پر چل پڑتا ہے- اب بھی انقلاب کی ضرورت ہے- اب بھی اللہ تعالیٰ انقلاب پیدا کرے گا- اور اس انقلاب کے متعلق حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا ہے کہ یہ انقلاب حقیقی انقلاب ہو گا اور حقیقی انقلاب کے برپا کرنے والے احمدی ہونگے-

اس وقت ساری دنیا میں جو شور برپا ہے اس کا سب سے زیادہ احساس احمدیہ جماعت کو ہے- احمدیہ جماعت ساری دنیا کو خدا کیطرف بلا رہی ہے اور خدا کی طرف آکر ہی انسان راحت اور سکون پا سکتا ہے- حضرت صاحب نے اس انقلاب کے لئے وقف نو کی سکیم بھی جاری فرمائی ہے- ہزاروں ہزار آج کے بچے کل کو جوان ہو کر دنیا کی صحیح سمت رہنمائی کریں گے اور وہ انقلاب جس کی اس وقت انسانیت کو انتہائی ضرورت ہے وہ برپا ہو کر رہے گا- دعوت الی اللہ ایک ایسی چیز ہے جس کو سمجھ لینے کے بعد انسان ایک لمحہ کے لئے بھی یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ وہ کسی فرد کو خدا تعالیٰ سے دور دیکھے- خدا تعالیٰ کے قریب لا کر ہی اس کی زندگی کو بہتر بنایا جا سکتا ہے- ساری احمدیہ جماعت اس وقت دعوت الی اللہ میں مصروف ہے- اس کے نتائج بھی ہمارے سامنے آرہے ہیں- وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کو پہچانتے بھی نہیں اور اسے مانتے بھی نہیں وہ احمدیہ جماعت کی دعوت الی اللہ کے نتیجہ میں خدا کا قرب حاصل کر رہے ہیں- یہ بنیاد ہے اس انقلاب کی جو ہماری جماعت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلد آنے والا ہے-

---

حضرت نے حال پوچھ کے تکریم کی عطا
قلب و نظر کو، روح کو، حاصل ہوئی غذا
آتے ہیں روز روز کہیں ایسے روز و شب
اعزاز ہے یہ جس کو بھی ملنا تھا مل گیا

ابو الاقبال

O

تم ساتھ تھے تو ہجر کا وہم و گماں نہ تھا
مجھ خوش نصیب پر کوئی نامہرباں نہ تھا

تم کیا گئے کہ پاؤں تلے سے زمیں گئی
دیکھا جو آسمان کو تو آسماں نہ تھا

میرے چمن پہ اس طرح برقِ تپاں گری
گویا چمن میں میرا کوئی آشیاں نہ تھا

کیوں چھوڑ کر وہ آج میرے گھر سے چل دیئے
عادت میں جن کی غصہ کا نام و نشاں نہ تھا

ویران اس طرح ہوئیں آنکھوں کی بستیاں
آہ و فغاں تو تھی مگر اشک رواں نہ تھا

مشکل میں ڈالکر مجھے بے حد کرم کیئے
مقصود میرے ربّ کو مرا امتحاں نہ تھا

شبیر کیوں نہ کربلا میں ہوتے سرفراز
کیا ان کے سر پہ سایہ یارِ نہاں نہ تھا؟

شبیر احمد

اپنے دلوں میں انکسار- صفائی اور اخلاص پیدا کرو

سب سے اول اپنے دلوں میں انکسار اور صفائی اور اخلاص پیدا کرو اور سچ مچ دلوں کے حلیم اور سلیم اور غریب بن جاؤ کہ ہریک خیر اور شر کا بیج پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے اگر تیرا دل شر سے خالی ہے تو تیری زبان بھی شر سے خالی ہوگی- اور ایسا ہی تیری آنکھ اور تیرے سارے اعضاء' ہریک نور یا اندھیرا پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ تمام بدن پر محیط ہو جاتا ہے- سو تم اپنے دلوں کو ہر دم ٹٹولتے رہو-

---

نری زبان میں برکت نہیں ہوتی- اصل برکت دل میں ہوتی ہے اور وہی برکت کی جڑ ہے زبان سے تو کروڑہا (صاحب ایمان) کہلاتے ہیں جن لوگوں کے دل خدا کے ساتھ مستحکم ہیں اور وہ اس کی طرف وفا سے آتے ہیں خدا بھی ان کی طرف وفا سے آتا ہے- اور مصیبت اور بلا کے وقت ان کو الگ کر لیتا ہے-

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ بھی طبعی تحقیقاتوں سے ثابت ہے کہ تین سال تک انسان کا پہلا جسم تحلیل پا جاتا ہے اور اس کے قائم مقام دوسرا جسم پیدا ہو جاتا ہے۔ اور یہ یقینی امر ہے جیسا کہ دیکھا جاتا ہے کہ جب انسان کسی بیماری کی وجہ سے نہایت درجہ لاغر ہو جاتا ہے یہاں تک کہ ایک مشت استخواں رہ جاتا ہے تو صحت یابی کے بعد آہستہ آہستہ پھر وہ ویسا ہی جسم تیار ہو جاتا ہے۔ سو اسی طرح ہمیشہ پہلے اجزا جسم کے تحلیل پاتے جاتے ہیں۔ اور دوسرے اجزا ان کی جگہ لیتے ہیں۔ پس جسم پر گویا ہر آن ایک موت ہے اور ایک حیات ہے۔ ایسا ہی جسم کی طرح روح پر بھی تغیرات وارد ہوتے رہتے ہیں۔ اوراس پر بھی ہر آن ایک موت اور ایک حیات ہے۔ صرف یہ فرق ہے کہ جسم کے تغیرات ظاہر اور کھلے ہیں مگر جیسا کہ روح مخفی ہے ایسا ہی اس کے تغیرات بھی مخفی ہیں۔ اور روح کے تغیرات غیر متناہی ہیں جیسا کہ کلام الٰہی سے ظاہر ہے کہ روح کے تغیرات غیر محدود ہیں۔ یہاں تک کہ بہشت میں بھی وہ تغیرات ہوں گے۔ مگر وہ تغیرات روبہ ترقی ہوں گے اور روحیں اپنی روحانی صفات میں آگے سے آگے بڑھتی چلی جائیں گی۔ اور پہلی حالت سے دوسری حالت ایسی دور اور بلند تر ہو جائے گی گویا پہلی حالت بہ نسبت دوسری حالت کے موت کے مشابہ ہوگی۔

۲۔ جسمانی صدمات بھی عجیب نظارہ دکھاتے ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ روح اور جسم کا ایسا تعلق ہے کہ اس راز کو کھولنا انسان کا کام نہیں۔ اس سے زیادہ اس تعلق کے ثبوت پر یہ دلیل ہے کہ غور سے معلوم ہوتا ہے کہ روح کی ماں جسم ہی ہے۔ حاملہ عورتوں کے پیٹ میں روح کبھی اوپر سے نہیں گرتی بلکہ وہ ایک نور ہے جو نطفے میں ہی پوشیدہ طور پر مخفی ہوتا ہے اور جسم کی نشوونما کے ساتھ چمکتا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا پاک کلام ہمیں سمجھاتا ہے کہ روح اس قالب میں سے ہی ظہور پذیر ہو جاتی ہے جو نطفہ سے رحم میں تیار ہوتا ہے۔ جیسا کہ وہ کلام الٰہی میں فرماتا ہے کہ (-) یعنی پھر ہم اس جسم کو جو رحم میں تیار ہوا تھا ایک اور پیدائش کے رنگ میں لاتے ہیں اور ایک اور خلقت اس کی ظاہر کرتے ہیں جو روح کے نام سے موسوم ہے اور خدا بہت برکتوں والا ہے اور ایسا خالق ہے جو کوئی اس کے برابر نہیں۔ اور یہ جو فرمایا کہ ہم اسی جسم میں سے ایک اور پیدائش ظاہر کرتے ہیں۔ یہ ایک گہرا راز ہے جو روح کی حقیقت دکھلا رہا ہے اور ان نہایت مستحکم تعلقات کی طرف اشارہ کر رہا ہے جو روح اور جسم کے درمیان واقع ہیں۔

فارسی منظوم کلام

غریقِ ورطۂ بحرِ محبت
نہ بر مہرش نظر باشد نہ برکیں

بحر عشق کے بھنور میں غرق ہونے والے کو نہ اس کی محبت پر نظر ہوتی ہے نہ غصہ پر

بگوشِ عاشق از لبہائے دلدار
چناں نفریں عزیز آید کہ تحسیں

دلبر کے ہونٹوں سے عاشق کے کانوں میں ملامت بھی ویسی ہی پسندیدہ ہے جیسے کہ شاباش

چناں رویش خوش افتد از سرِ عشق
کہ قرباں مے کند بروئے دل و دیں

عشق کی وجہ سے محبوب کا چہرہ اتنا دلپسند ہوتا ہے کہ وہ اس پر اپنا دل اور دین قربان کر ڈالتا ہے

شب و روزش بہ دلبر کار باشد
دل و جانش شود آں یارِ شیریں

دن رات اسے دلبر سے ہی کام رہتا ہے اور وہ پیارا دوست اس کا دل اور جان بن جاتا ہے

بسوزد ہرچہ غیرِ یار باشد
ہمیں ایں عشق را رسم است و آئیں

جو بھی یار کے سوا ہو عاشق سب کو جلا دیتا ہے اس عشق کی یہی رسم اور یہی طریقہ ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ

جو شخص محبت میں مبتلا ہوا سے نہ اس کی پرواہ ہوتی ہے کہ اس کا محبوب اس سے مہربانی کے ساتھ پیش آتا ہے یا اس پر غصے کا اظہار کرتا ہے۔ اس کے لئے یہ دونوں باتیں برابر ہوتی ہیں۔ اگر اس کی تعریف کی جائے تو وہ اسے پسند کرتا ہے اور اگر اسے برابھلا کہا جائے تو پھر بھی دل برداشتہ نہیں ہوتا اور یہ سب کچھ اس لئے کہ اسے اپنے محبوب کے ہر انداز سے محبت ہوتی ہے۔ اسے اپنے محبوب کا چہرہ اور کردار اتنے دل پسند ہوتے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو اس پر قربان کر دیتا ہے۔ نہ اپنے دل کی پرواہ کرتا ہے اور نہ اپنے دین کی جیسا کہ وہ اپنے دین کو سمجھتا ہے۔ وہ رات دن اسی کے خیال میں مگن رہتا ہے اور یوں لگتا ہے کہ اس کا محبوب اس کا دل بن گیا ہے اور اس کی جان بن گئی ہے۔ جس طرح انسان اپنے دل اور اپنی جان کا خیال رکھتا ہے اسی طرح وہ اپنے محبوب کا خیال رکھتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ وہ ہر دوسری چیز کو اپنے دل سے محو کر دیتا ہے۔ یوں کہئے کہ وہ ہر چیز کو جلا کر راکھ کر دیتا ہے اور اس کے لئے صرف اور صرف اس کے محبوب کی ہستی ہی اہم ہوتی ہے۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ یہ ساری باتیں ایسی ہیں کہ عدم سے اس کی یہی رسم و راہ رہی ہے۔ ہر شخص جسے حقیقی عشق لاحق ہوتا ہے وہ ایسے ہی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس بات کی توفیق دے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسا ہی عشق کر سکیں۔

ستارہ مظفر

حضرت موسیٰ علیہ السلام

ستارہ مظفر مزید کہتی ہیں۔
حضرت امام جماعت الثانی فرماتے ہیں کہ:۔

"ثواب محنت اور قربانی کے بدلے میں ملتا ہے۔ جس بات کے سمجھنے کے لئے کوئی محنت نہ کرنی پڑے اس کا ثواب بھی کوئی حاصل نہیں ہوتا"

اللہ تعالیٰ نے آخر وقت میں ایمان لانے کے نتیجہ میں فرعون کے جسم کو بچا لیا اور فرمایا کہ:۔

"ہم تیرے بدن کو بقا کے ذریعے تجھے ایک جزوی نجات دیتے ہیں۔ تاکہ جو لوگ تیرے پیچھے آنے والے ہیں تو ان کے لئے ایک نشان ہو"

قدرت ثانیہ کے چوتھے مظہر کے ارشاد کے مطابق فرعون کی آخری وقت کی دعا کے نتیجہ میں صرف اس کے بدن کو نجات دینے کا وعدہ کیا گیا تھا۔ حالانکہ روح کی نجات اصل نجات ہوتی ہے۔ جسم تو اس دنیا میں رہ جانے والی چیز ہے۔ یعنی اس کو روحانیت سے عاری جسمانی زندگی دی۔

حضرت صاحب فرماتے ہیں۔ ڈکشنری میں عربی لفظ غرق سے مراد ڈوب کر مرجانا ہے۔ کوئی شخص تیرنے اور بچنے کی کوشش کرتا ہوا ہار جائے اور پانی میں ڈوب جائے اسے غرق ہونا کہتے ہیں نہ کہ ڈوب کر مرجانا۔ ڈوبنے والے کو تو بعض دفعہ ایسی حالت میں نکال لیا جاتا ہے کہ اس نے ابھی دم نہیں توڑا۔ پھر اس کو بچا لیا جاتا ہے۔ آپ کے نزدیک فرعون کے محافظ عملے کے لوگ دریائے نیل کے کنارے بسنے والے لوگ تھے۔ ان میں بڑے بڑے تیراک اور غوطہ خور موجود تھے۔ ان لوگوں کا اپنے بادشاہ کو بچانے کے لئے کوشش نہ کرنا بعید از فہم ہے۔

اس لئے آپ کے نزدیک فرعون کے ڈوبنے کے بعد اس کے ساتھیوں نے غوطہ خوری کے ذریعے اس کی لاش کو نکالا۔ اور خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ "میں تیرے بدن کو نجات بخشوں گا۔" اس لئے وہ بدن زندہ رہا اور ایک لمبے عرصے تک چلتا پھرتا حکومت کرتا ہوا دکھائی دیا۔ لیکن اس کی روح کو نجات نہیں بخشی گئی۔ اور لمبی زندگی بادشاہت اور فخر کی زندگی کے باوجود ہر قسم کی توبہ کا دروازہ اس پر بند ہو چکا تھا۔ ان معنوں میں وہ عبرت کا نشان بن گیا تھا۔ ورنہ لاشیں تو بہت سے لوگوں کی کنارے پر پہنچ گئی ہوں گی۔ اس زمانہ کے رواج کے مطابق اکثر فرعونوں کی لاشیں ممی بنا کر ہمیشہ کے لئے محفوظ کر دی گئی تھیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰؑ سے ٹکر لینے والے بادشاہ کے بارے میں تحقیق اور تاریخ بتاتی ہے کہ وہ نوے سال کی عمر میں طبعی موت مرا۔ اس کی ممی اور اس کے سارے کاغذات جو ساتھ ہیں اور تحریریں بتا رہی ہیں کہ نو عمری میں

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تاریخ

The TRUTH 8 - 2 - 1963ء

THE FIRST NEWSPAPER IN NIGERIA

نائیجیریا سے شائع ہونے والے ہفتہ وار انگریزی اخبار "دی ٹروتھ" کے ۸- فروری ۱۹۶۳ء کے شمارے میں مندرجہ ذیل خبر شائع ہوئی۔

تعلیم۔ قومی استحکام اور ترقی میں بطور سرمایہ کاری

مسلم ٹیچرز ٹریننگ کالج سورولیرے کے یوم تقسیم انعامات پر ہز ایکسیلنسی مسٹر ایس۔ اے۔ پاشا۔ ہائی کمشنر برائے پاکستان نے ایک عالمانہ صدارتی ایڈریس دیا۔ اس ایڈریس کا متن نیچے دیا جاتا ہے۔

کسی قوم کا تعلیمی نظام، اس کی اپنی شناخت Self image کے مطابق ہونا چاہئے۔ یا دوسرے لفظوں میں یوں کہا جاسکتا ہے کہ اسے اپنی شکل وصورت اور نفس مضمون میں قوم کی امیدوں اور آرزوؤں سے موافقت رکھنی چاہئے۔ درحقیقت تعلیم ہی کے ذریعہ کسی قوم کی امنگوں اور آرزوؤں کو حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اور تعلیم ہی کسی قوم کے بنانے میں سب سے اہم کردار ادا کرتی ہے۔ علاوہ ازیں تعلیم کا ارتقاء بڑی حد تک کسی قوم کے لوگوں کے اپنی قوم کی تعمیر و ترقی کے سلسلے میں ان کے طرز عمل پر منحصر ہوتا ہے۔ ہماری طرح کے ترقی پذیر ممالک بدقسمتی سے پبلک سروس اور حکومت کے سلسلے میں آزادی سے قبل پائے جانے والے طرز عمل کو ابھی تک اپنائے ہوئے ہیں۔ اس دور میں جبکہ غیر ملکی لوگ ہم پر حکومت کرتے تھے۔ ہمارا طرز عمل ایک طرح سے خاموش اطاعت اور فرمانبرداری کا تھا۔ جبکہ حکومت کا لوگوں کے سلسلے میں طرز عمل پدرانہ شفقت کا تھا۔ لوگ اپنی تمام ضروریات کے لئے حکومت کی طرف دیکھنے کے عادی تھے۔ حکومت سڑکیں اور سکول بناتی تھی۔ امن و امان قائم رکھتی تھی اور لوگوں کو انصاف مہیا کرتی تھی۔ اس کے بدلہ میں وہ چاہتی تھی کہ لوگ اطاعت اور تعاون کریں۔ اور جو کام بھی ان کو دیا جائے اس کی خوش دلی سے تکمیل کریں۔ غیر ملکی حکمران خود پیش قدمی کرنے کے عمل کی نہ تو امید رکھتے تھے اور نہ ہی اس بات کی حوصلہ افزائی کرتے تھے۔

دوسری قومی تعمیری سرگرمیوں کی طرح ترقی پذیر ممالک میں تعلیم کا ڈھانچہ بھی اسی زمانے کا قائم کردہ ہے سامراجی دور میں پائی جانے والی اس حالت جمود کے علاوہ جوں جوں قومی تحریکیں طاقت پکڑتی گئیں۔ لوگوں کا اس وقت کی حکومتوں کے بارے میں طرز عمل تبدیل ہونا شروع ہو گیا۔ حکومت کا ہر کام چاہے وہ اچھا ہو یا برا اس پر احتجاج کا طوفان کھڑا ہو جاتا۔ حالت جمود جو پہلے صرف غیر متعلق ہونے تک تھی بڑھتی ہوئی قومی تحریکوں کے دوران اس کو ایک ہتھیار کے طور پر استعمال کیا گیا۔ اس بات کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایشیا اور افریقہ کے بیشتر ابھرتے ہوئے ملکوں کو دو غیر خوش کن باتیں وراثت میں ملیں اول یہ کہ پبلک لائف میں تسلیم شدہ اور جائز اتھارٹی کو بھی لوگ ماننے پر تیار نہ ہوتے تھے۔ اور دوسری بات یہ کہ طلباء میں ان تحریکوں کی بدولت ایک قسم کی نظم و ضبط کی کمی آئی۔ ان مصیبتوں کے علاوہ فرد کا اپنے مفاد کو جماعت کے مفاد پر ترجیح دینے کا رجحان پیدا ہو گیا۔

ان ممالک کی ترقی کے لئے یہ ازحد ضروری ہے کہ لوگ اپنی حکومت کے خیال کو تسلیم کریں اور اس کے ساتھ اپنے تعلقات کا صحیح تعین کریں۔ ان کو سمجھ لینا چاہئے کہ حکومت ہی وہ ذریعہ ہے جس کو استعمال کرکے وہ اپنی امنگوں اور آرزوؤں کو حاصل کرسکتے ہیں' قوم کو تعلیم سمیت ترقی کے کاموں کے سلسلہ میں اپنا حصہ لینا ہو گا۔ یہ ضروری ہے کہ حکومت اور قوم دونوں تعلیم کو قومی ترقی کے لئے سرمایہ کاری سمجھیں۔

آج کی ایک ایسی دنیا میں جہاں مقابلہ انتہائی سخت ہوتا جارہا ہے۔ ایشیا اور افریقہ کے ملکوں کو چاہئے کہ وہ سب سے پہلے تعلیم کے معیار پر پورا زور دیں۔ دیانت داری' انصاف' محنت سے کام کرنے کی عادت' اور طلباء کے امور میں پوری دلچسپی کے سلسلے میں ہمیں اس دیانت داری' انصاف' محنت کی عادت اور طلباء کے امور میں صحیح دلچسپی کے معیار کا بھی خیال رکھنا ہو گا۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنے اساتذہ میں اعلیٰ اخلاقی معیار جو ان کا پیشہ ان میں چاہتا ہے وہ بھی پیدا کرنا ہو گا۔

تعلیمی نظام ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے کوئی معاشرہ اپنے تمام لوگوں کو ان خوبیوں سے لیس کرتا ہے جن سے وہ اپنی اپنی استطاعت کے مطابق اپنی زندگی بھرپور طور پر گذار سکیں اس لئے یہ نظام ایسا ہونا چاہے کہ اعلیٰ صلاحیتیں رکھنے والے افراد اپنے میدان میں اپنی صلاحیتوں کو تکمیل تک پہنچا سکیں۔ تعلیمی نظام کو اپنے ملک کی روایات اور تصورات کے محفوظ رکھنے میں ایک بنیادی کردار ادا کرنا چاہئے۔ اسی طرح تعلیم کو ملک کے مختلف طبقوں میں اتحاد اور یک جہتی کی حفاظت کے لئے بھی ایک بنیادی کردار ادا کرنا ہوتا ہے۔

تعلیمی نظام کی سب سے ضروری غرض یہ بھی ہوتی ہے کہ وہ قومی کیریکٹر کی بھی تعمیر کرنے میں ممد ثابت ہو۔ ایک شہری کے دل میں اپنے ملک کے لئے ایک گہری اور مستقل محبت ہونی چاہئے۔ یہ محض ایک سطحی اور مہمل سا جذبہ نہیں ہونا چاہئے۔ بلکہ اس کی بنیاد اپنی قوم کی صحیح قدروقیمت کا احساس ہونا چاہئے اس کی اساس اپنے ماضی کی روایات پر فخر' اس کے حال کے لئے جوش و خروش اور اس کے مستقبل پر اعتماد پر ہونی چاہئے۔ اس کے علاوہ ہر شہری کے دل میں ایک خیال راسخ ہونا چاہئے کہ یہ اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے ملک کی ترقی اور مضبوطی کے لئے جو کچھ بھی کرسکتا ہے ضرور کرے گا۔

حب الوطنی کا نچوڑ یہ ہے کہ ہر شہری تمام دوسرے ہم وطنوں کی امیدوں اور آرزوؤں کا اپنے آپ کو حصہ دار سمجھے۔ وہ ان اثرات کو قبول کرے جو تمام لوگوں کو ایک دوسرے سے متحد کرتے ہیں۔ اور اس کے دل میں تمام لوگوں کے لئے محبت اور ایک طرح سے ایک خاندان کا حصہ ہونے کا احساس ہو۔ اسے یہ احساس ہو کہ جس طرح وہ اپنے خاندان کا حصہ ہے اسی طرح وہ اپنے ملک کا بھی ایک حصہ ہے۔ اور وہ سمجھے کہ جو اس کے ملک ساتھ وقوع پذیر ہو گا وہ ایسے ہی ہے جیسے خود اس کے ساتھ یہ واقعہ ہوا ہو۔ ملک کے ہر فرد کو اپنے اندر محنت' قربانی' اور کام کی عظمت کی اقدار کی نشوونما کرنی چاہئے۔

کسی فرد کی شخصیت میں بنیادی عنصر اس کا کیریکٹر ہوتا ہے جو سچائی' دیانت داری' ادائیگی فرض' راست بازی' انصاف پسندی' اور سب سے زیادہ قومی مفاد کو ذاتی مفاد پر مقدم کرنے سے بنتا ہے۔ کسی بچے کی تعلیم و تربیت اور نشوونما کے سلسلہ میں ان خوبیوں کو پیدا کرنے کی کوشش کی جانی چاہئے۔ کیریکٹر کی نشوونما کے بغیر بچے کی تعلیمی کامیابیاں نہ صرف بے فائدہ ہوں گی بلکہ سوسائٹی کے لئے یقیناً نقصان دہ ثابت ہوں گی۔

دنیا کے تقریباً تمام ممالک میں عام طور پر لوگوں کا رجحان اس طرف ہوتا ہے کہ تمام معاشرتی خرابیوں کا الزام تعلیمی نظام کی خرابیوں کے ذمہ لگا دیا جائے لیکن میرے خیال میں یہ مکمل سچائی نہیں ہے۔ بچے کی شروع کی عمر میں سکول ہی واحد اہم قوت نہیں ہوتی۔ جو اس پر اثر انداز ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ گھر' سکول' اور معاشرہ تمام مل کر بچے کے ذہن اور کیریکٹر کو بنانے کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ معاشرے کے تمام افراد اس بات کو اچھی طرح جان لیں کہ سکول صرف کمیونٹی کے اندر ایک اور کمیونٹی کی طرح ہوتا ہے۔ اور دراصل بڑی کمیونٹی کے اثرات ہی بچے کے کیریکٹر کو بنانے میں انتہائی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ جان لینا چاہئے کہ گھر کا ماحول اور ماں باپ اور اردگرد کے لوگوں کا طور طریق بچوں کے ذہن پر شعوری اور غیر شعوری طور پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اور اس پر ایک ایسا نقش چھوڑ جاتا ہے جو بعد میں کبھی صاف نہیں کیا جاسکتا۔ اس لئے ضروری ہے کہ والدین کو بچوں کے سلسلے میں ان کی ذمہ داریوں کے متعلق اچھی طرح بتایا جائے۔ اور اسی وجہ سے ضروری ہے کہ سکول اور والدین میں ایک مسلسل رابطہ رہنا چاہئے۔

اگرچہ یہ صحیح ہے کہ بچے پر اثر انداز ہونے والے عوامل میں سے سکول بھی ایک عامل ہے۔ لیکن کیریکٹر کے بنانے میں اس کا اثر فیصلہ کن ہوتا ہے۔ اس چیز کو مدنظر رکھئے کہ بچہ سکول اس وقت جانا شروع کرتا ہے جب وہ خاص طور پر جلدی اثر قبول کرتا ہے۔ استاد ہر روز بچوں کے ساتھ سکول میں کئی گھنٹے تک رہتا ہے۔ اور اسی وجہ سے وہ اس پوزیشن میں ہوتا ہے کہ بچوں میں بڑوں کی نقل کرنے اور بڑوں کی تعریف کرنے کے میلان کو استعمال میں لاسکے۔ میرے خیال میں یہ بات استاد کے لئے بہت اہم ہے کہ وہ یہ اچھی طرح سمجھ لے کہ اس کے الفاظ کی بجائے اس کا طرز عمل بچے کی نشوونما پر زیادہ اثر انداز ہوتا ہے۔

کردار سازی کے سلسلے میں مذہبی تعلیم کی اہمیت پر میں کچھ کہنا چاہوں گا۔ انسان کی تاریخ میں مذہب نے تہذیب و تمدن کو آگے بڑھانے میں بہت بڑی طاقت کا کام کیا ہے اور مذہبی ایمان نے انسانی زندگی کو راست بازی اور خدا ترسی کا راستہ دکھایا ہے۔ اس بات کا سب کو اچھی طرح سے علم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت کا ادب و احترام تکبر اور بے جا غرور کو ختم کرتا ہے اور اس کی جگہ عجز و انکسار کو فروغ دیتا ہے۔ انسان کی لمبی تاریخ میں مذہبی احکام نے انسانی زندگی کو اس طرح ترتیب دیا ہے اور انسانوں کو قربانی اور بہادری کے کاموں کے لئے حوصلہ اور جذبہ عطا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت نے انسانوں کے جذبات کو بلندی عطا کی ہے۔ اور بہترین آرٹ کے نمونے بنانے میں اس کی مدد کی ہے۔ مذہب ہی نے انسان کو بلند خیالات اور آرزوئیں رکھنے کے لئے ترغیب اور تحریک دی ہے۔ غرضیکہ مذہب انسان کی زندگی کے تمام پہلوؤں پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اور معاشرے کو ایک اکائی میں تبدیل کر دیتا ہے۔

چونکہ تعلیم کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ مکمل انسان کی' اس کے جسم کی' اس کے ذہن کی' اس کی روح کی ترقی میں ممد و معاون ہو اس لئے ضروری ہے کہ وہ ایک ایسا ماحول مہیا کرے جس میں بنیادی اخلاقی اور روحانی اقدار جو کہ تہذیب کی اساس ہوتی ہیں ان کو سمجھنے میں مدد دے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے تعلیم کا کوئی سا نظام مذہب کے اثر سے فائدہ اٹھا سکتا ہے جو ہمدردی کے جذبات کو اجاگر کرتا ہے۔ انسان میں برداشت کا مادہ پیدا کرتا ہے۔ اور قربانی اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سماجی خدمت کی تعلیم دیتا ہے۔ ہم سب جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کے رسولوں کے لئے تعظیم و تکریم انسان کی روح پر عمدہ اثر ڈھلتی ہے۔ اور انسانیت کی یکجہتی کے لئے انسان کے ذہن کو کھولتی ہے۔ لیکن اس بات کا یقین کر لینا چاہئے کہ مذہبی تعلیم کسی ملک کے سیاسی اتحاد کو نقصان نہ پہنچائے۔ بلکہ اسے اس اتحاد کو مضبوط کرنا چاہئے جو بات کے برداشت کی روح پیدا کرنے سے ممکن ہو سکتی ہے۔ مذہب کو توہم یا رسوم کے طور پر پیش نہیں کیا جانا چاہئے۔ گروہی یا فرقہ وارانہ اختلافات جو کہ قومی اتحاد کی راہ میں حائل ہوں انہیں سکول میں مذہبی تعلیم میں ہرگز شامل نہیں کیا جانا چاہئے۔ بچوں کی ذہنی اور اخلاقی نشوونما تعلیم کے درجات کے ساتھ بڑھتی جاتی ہے۔ اس لئے مذہبی تعلیم ہر سٹیج کی ضروریات کے مطابق مہیا کی جانی چاہئے۔

اس خطاب کو ختم کرنے سے پہلے میں اساتذہ کی ٹریننگ' مرتبہ' اور ان کی سروس کی شرائط کے متعلق کچھ کہنا چاہوں گا کوئی بھی نظام تعلیم اپنے مقاصد کو حاصل کرنے میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ تعلیم کے پیشہ کی طرف سوسائٹی کے اعلیٰ لوگوں کو نہ کھینچ سکے اور پھر ان کی اور جو پہلے سے ہی اس پیشہ سے منسلک ہیں ان کی اس معیار تک ٹریننگ کا اہتمام نہ کر سکے جو کہ ترقی یافتہ ممالک میں کی جاری ہیں۔ اور نہ صرف یہ بلکہ ان اساتذہ کو سوسائٹی میں وہ مقام نہ دے سکے جس کی قومی اہمیت کے پیش نظر ضرورت ہوتی ہے۔

جب میں معیار کی بات کرتا ہوں تو میرے ذہن میں محض تعلیمی ڈگریوں کے علاوہ بھی کچھ باتیں ہیں۔ تعلیمی اسناد رکھنے کے علاوہ یہ از حد ضروری ہے کہ اساتذہ میں اپنے پیشے کے متعلق' اپنی قوم کی خدمت کے متعلق' شعور اور فہم ہونا چاہئے۔ ان میں تعمیری کام کرنے کی آمادگی ہونی چاہئے۔ ان میں یہ پختہ عزم ہونا چاہئے کہ وہ دوسرے ملکوں سے درآمد شدہ سامان اور امدادی چیزوں کے بغیر بھی لوکل حالات اور چیزوں کو تعلیم کو آگے بڑھانے کے لئے استعمال کریں گے۔ اور اس کے علاوہ اپنے پیشہ سے متعلق اخلاقی اصولوں اور اس کی عظمت کا انہیں اعلیٰ ادراک ہونا چاہئے۔

یہ کہا گیا ہے کہ انجینئروں کی طرح اساتذہ بھی قومی معمار ہوتے ہیں۔ اس لئے استاد میں خود اعتمادی اور پیش قدمی کرنے کی صلاحیت ہونی چاہئے۔ اور اس میں یہ قابلیت ہونی چاہئے کہ وہ جو کچھ سامان اسے آسانی سے مل سکے تعلیم کے سلسلے میں اس کا استعمال کرے۔ میرے خیال میں ایک کامیاب استاد میں مندرجہ ذیل اوصاف کا ہونا ضروری ہے۔

جس مضمون میں اسے تعلیم دینی ہے اس میں اسے اچھی طرح سے تربیت یافتہ ہونا چاہئے خاص طور پر اس کے لئے اعلیٰ پیشہ ورانہ تربیت بھی بہت ضروری ہے۔ اور ضروری ہے کہ وہ اپنے تحویل میں دئے گئے بچوں کو سمجھنے کی اہلیت رکھتا ہو اور اپنے پیشہ کی عظمت کے متعلق گہرا فہم اور ادراک رکھتا ہو اس کے ساتھ ہی اس کے لئے یہ بھی بہت ضروری ہے کہ اس کی ملازمت کے متعلق اس کو سیکورٹی حاصل ہو۔ اور اس کی تنخواہ اس کے مرتبہ اور حیثیت کے مطابق ہو۔ اس کے علاوہ یہ بات بھی اہم ہے کہ وہ ایسے ماحول میں کام کر رہا ہو جو اس کی سوسائٹی کی خدمت کے بدلے میں اس کی عزت و تکریم کرے۔ بدقسمتی سے بہت سے کم ترقی یافتہ ممالک میں استاد کو عموماً کم تنخواہ ملتی ہے۔ اسے اتنی تنخواہ نہیں ملتی جس سے وہ اطمینان سے زندگی بسر کر سکے۔ اکثر اس کی خدمات کا اعتراف بھی نہیں کیا جاتا۔ اکثر اسے ایسے حالات میں کام کرنا پڑتا ہے جہاں اچھے اچھوں کے چھکے چھوٹ جاتے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں یہ دیکھا گیا ہے کہ یہ پیشہ آہستہ آہستہ اپنے بہترین دماغوں سے محروم ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور یہ لوگ دوسرے پیشوں کی طرف رجوع کرتے ہیں جہاں ان کو زیادہ مراعات مل سکتی ہوں۔ یہ ایک ایسا نقصان ہے جس کی کوئی قوم بھی متحمل نہیں ہو سکتی۔ اس لئے میں محسوس کرتا ہوں کہ یہ بات انتہائی اہم ہے کہ ایک استاد کی خدمت کا مناسب طور پر بدلہ دیا جانا چاہئے۔ اور قومی تعمیر میں اس کی خدمات کا اعتراف کیا جانا چاہئے۔

بقیہ صفحہ 3

غرق ہونے کی حالت میں نہیں مرا۔ بلکہ لمبی عمر پا کر اس کے بعد اس نے کئی لڑائیاں بھی لڑیں اور ایک جگہ فلسطینیوں کے ہاتھوں بڑی بھاری شکست بھی کھانے لگا تھا۔ جس کو بعد میں ایک قسم کی فتح میں تبدیل کیا گیا۔ لیکن ایک موقعہ پر تو بہرحال بہت ذلت آمیز شکست بھی اس نے کھائی۔

اس کا مطلب ہے انسان کو عذاب نازل ہونے سے پہلے تاریخ سے سبق لینا چاہئے۔ پہلوں کے عذاب سے نصیحت پکڑنی چاہئے ورنہ عذاب کے وقت کی دعا قبول نہیں ہوتی نہ وہ دائمی نجات عطا کرتی ہے۔

اس ہلاک ہونے والے فرعون کا نام منفتاح تھا اس کی لاش آج بھی قاہرہ کے عجائب گھر میں موجود ہے۔ یہ حضرت موسیٰ کو پالنے والے (یعنی جس فرعون کے گھر میں پرورش پائی) فرعون رامسیس ثانی کا دوسرا بیٹا تھا۔ یہ منفتاح چھوٹے قد کا دبلا سا شخص ہے جس کی چہرے سے حماقت اور غضب دونوں صفات ظاہر ہوتی ہیں۔

پس خدا نے اس کے جسم کو بچا کر دوسروں کے لئے عبرت کا موجب بنا دیا کہ مومن کو ایمان لانے میں جلدی کرنی چاہئے اور دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کسی کی چھوٹی سی نیکی بھی ضائع نہیں کرتا۔

اس طرح اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو جو دو اڑھائی ہزار سپاہی اور ان کے اہل خانہ پر مشتمل تھے خدائی وعدوں کے مطابق (جو اللہ تعالیٰ نے ان کے بزرگوں سے کئے تھے) کہ ایک وقت آئے گا کہ خدا تمہیں پھر اسی زمین کنعان میں لے جائے گا جس کا حضرت ابراہیم' حضرت اسحاق' اور حضرت یعقوب سے اس نے وعدہ کیا ہے) دشمنوں کے ظلم سے نجات دی اور بنی اسرائیل مصر سے نکل کر کنعان کی طرف چل پڑے۔

ایک اچھی بات

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ جب تمہارے پاس کسی قوم کا بڑا آدمی آئے تو اس کا واجبی احترام کیا کرو۔

یادرفتگان

ہراول دستہ

محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ

اہلیہ چوہدری فتح محمد صاحب ناظر تالیف واشاعت

آپ قدرت ثانیہ کے مظہر اول کی نواسی۔ حکیم مفتی فضل الرحمٰن صاحب کی بیٹی ہاجرہ بیگم صاحبہ تھیں۔ لجنہ کی ابتدائی چودہ ممبرات میں آپ کا چھٹا نمبر تھا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پہلے جانشین قدرت ثانیہ کے پہلے مظہر' نہایت تقویٰ و طہارت میں اعلیٰ مقام رکھنے والی فاضل شخصیت حضرت مولوی نورالدین صاحب کی براہ راست زیر تربیت رہنے والی ہستی تھیں۔ قدرت ثانیہ کے پہلے مظہر نے آپ کو بہت پیار و محبت سے کلام الٰہی پڑھایا۔ آپ کا ارشاد ہے۔ میری یہ بچی ایسی ہے کہ مجھے اطمینان ہے کلام الٰہی پڑھانے کا میرا کام عورتوں میں جاری رکھے گی۔

آپ دینی علم و فضل اور تربیت کا اعلیٰ نمونہ تھیں۔ آپ حقیقی احمدی عورت کہلانے کی مستحق تھیں۔ لجنہ اماء اللہ کے قیام سے پہلے بھی رسالہ "احمدی خاتون" میں آپ کے مضامین شائع ہوتے تھے۔ لجنہ کے قیام کے بعد آپ نے بہت کام کیا۔ لجنہ کی ترقی اور بہبودی کا خاص خیال رکھتی تھیں۔ عورتوں کو کلام الٰہی اور ابتدائی علوم پڑھانے میں آپ کا نمایاں حصہ تھا۔ سینکڑوں عورتوں نے آپ سے علم کلام الٰہی حاصل کیا۔ تقویٰ پرہیزگاری' اور حسن خلق میں بھی آپ اعلیٰ نمونہ تھیں۔ آپ نہایت صابر' شاکر' قناعت پسند خاتون تھیں۔ آپ کے خاوند جناب چوہدری فتح محمد صاحب تقریباً سات سال بیرون ملک دعوت الی اللہ کا فرض ادا کرنے کے لئے رہے۔ اس عرصہ میں انہیں کئی قسم کی مشکلات پیش آئیں۔ یہ عرصہ آپ نے ہر قسم کی تنگی ترشی کے باوجود صبرورضا سے گذارا اور کبھی حرف شکایت زبان پر نہ لائیں۔ آپ چندہ کی ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ لجنہ کے قیام سے قبل ہی آپ میں اس قدر قربانی کا جوش و ولولہ تھا کہ حضرت صاحب کی تحریک پر دعوت الی اللہ ولایت فنڈ میں سب سے پہلے اپنا قیمتی زیور بطور اعانت دیا۔ (آج کل کے چھ ہزار روپے کے برابر)

انگلستان میں دعوت الی اللہ کے لئے چندہ کی تحریک ہوئی تو اس میں بھی حصہ لیا۔ خواتین میں دست کاری کے ذریعے آمد پیدا کر کے جماعت کی مالی مدد کرنے کی تحریک آپ نے کی۔ آپ لجنہ کی ایک مخلص رکن تھیں۔ اور لجنہ کے کاموں میں شوق سے حصہ لیتی تھیں۔ اس وقت تک لجنہ کی ممبرات بہت کم تھیں اور ہر کارکن بڑھ چڑھ کر کام کرتی تھی۔ مثلاً مربیوں کی آمد پر لجنہ کی طرف سے ایڈریس پیش کرنے اور پارٹی وغیرہ کا انتظام ہو یا کوئی پڑھنے پڑھانے کا سلسلہ' یتامیٰ و بیوگان کے لئے دعوت کا اہتمام ہو یا حضرت صاحب کی انگلستان (بیرون ملک سے واپسی پر) خیر مقدم یا پارٹی کا انتظام ہو۔ یا پھر بزرگان دین کی وفات پر تعزیتی قرارداد پیش کرنے کا موقعہ' نمائش کے لئے اشیاء تیار کرنے کا سلسلہ ہو یا جلسہ سالانہ پر مہمانوں کی خدمت' ہر موقعہ پر لجنہ کے کام کرتیں۔ پہلے جلسہ سالانہ پر آپ نے بھی محترمہ مریم بیگم صاحبہ کے ساتھ منتظمہ خاموشی کے فرائض سرانجام دیئے خود ہی مستورات کی اعلیٰ تعلیم کے لئے حضرت صاحب کی طرف سے جاری کردہ مدرسے سے (مدرستہ الخواتین) میں داخل ہوئیں اور اپنی بیٹی کو بھی داخل کروایا۔ تاکہ وہ بھی علمی میدان میں کسی سے پیچھے نہ رہے۔

افسوس آپ کی زندگی نے وفا نہ کی اور ۱۰/ دسمبر ۱۹۲۷ء کو ۳۵ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔

آپ کی وفات پر ۱۹۲۷ء کی سالانہ رپورٹ میں حضرت سارہ بیگم سیکرٹری لجنہ اماء اللہ نے آپ کے علم و فضل' کلام الٰہی پڑھانے کے کام اور اعلیٰ اخلاق کی بہت تعریف کی۔ لجنہ کے کاموں میں والہانہ ذوق و شوق اور توجہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ:۔

"لجنہ کے کاموں میں بڑی تن دہی اور توجہ سے حصہ لیا کرتی تھیں۔ چنانچہ گذشتہ دنوں میں جب

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

افغانستان میں مستحکم حکومت کی ضرورت

بتایا گیا ہے کہ افغان نیشنل اسلامک موومنٹ (این- آئی- ایم) کے لیڈر جنرل عبدالرشید دوستم نے کہا ہے کہ وہ افغانستان میں امن کے اس فارمولے کی حمایت کرتے ہیں جسے سعودی پشت پناہی حاصل ہے۔ اس فارمولے کے مطابق جدہ میں ایک ایسی کانفرنس منعقد کی جانی چاہئے جس میں مختلف افغانی دھڑے حصہ لیں۔ یہ تجویز دراصل اسلامی کانفرنس کی تنظیم (او- آئی- سی) نے پیش کی ہے اور اس کے متعلق ازبک لیڈر کے ساتھ مشورہ بھی کیا گیا ہے۔ دوستم نے اس تجویز کو منظور کرتے ہوئے خوشی کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کی خواہش ہے کہ کسی طرح افغانستان میں ایک مستحکم حکومت بن سکے۔ او- آئی- سی- کی جس ٹیم نے یہ مذاکرات کئے ہیں وہ تین افراد پر مشتمل تھی پہلے یہ تجویز کابل میں حکومت کے سامنے پیش کی گئی اور اب کہا جاتا ہے کہ گلبدین حکمت یار سے بھی اس کے متعلق بات کی جائے گی۔ اس تجویز کا اصل مقصد یہ ہے کہ افغانی دھڑوں کو جدہ بلا کر وہاں ان سے بات کی جائے اور انہیں کہا جائے کہ افغانستان کو ایک مستحکم حکومت کی ضرورت ہے تاکہ سارے ملک میں امن قائم ہو سکے۔

○○○

مسلم پارلیمانی خواتین کی کانفرنس

انڈونیشیا میں اسمبلی کی 1/10 نشستیں عورتوں کے پاس ہیں اور یہ سب عورتیں خود مقابلہ کرکے الیکشن جیت کر اسمبلی میں آئی ہیں۔ مسٹر سکارنو مرحوم کی بیٹی میگاواری انڈونیشین ڈیموکریٹک پارٹی کی صدر بن گئی ہیں اور ان کی اس تنظیم میں 36 پارلیمنٹیرین شامل ہیں جن میں سے چھ خواتین ہیں۔ میگاواری اسلام آباد میں پہلی مسلم خواتین پارلیمنٹرین کانفرنس میں شرکت کے لئے آئی ہوئی ہیں یہ خیال وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے پیش کیا تھا کہ خواتین مسلم پارلیمنٹرین کو آپس میں گفت و شنید کا موقعہ ملنا چاہئے تاکہ وہ ایک دوسرے کے تجربے سے فائدہ اٹھا سکیں۔ اور اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ بیجنگ میں جو خواتین کانفرنس ستمبر کے مہینے میں اقوام متحدہ کی طرف سے کی جارہی ہے اس میں شرکت کی تیاری کی جائے۔ مس میگاواری نے کہا ہے کہ اس طرح مسلم خواتین کو بلا کر ان کے پارلیمانی تجربات سے فائدہ اٹھانا ایک بہت عظیم خیال ہے۔ میگاواری آج سے 32 سال پہلے پاکستان آئی تھیں وہ اس وقت اپنے باپ کے ساتھ یوگوسلاویہ میں ناوابستہ کانفرنس میں شرکت کے لئے گئی تھیں۔ اور راستے میں کراچی میں بھی ٹھہری تھیں۔ کہا جاتا ہے کہ میگاواری کو دو موضوعات سے بڑی دلچسپی ہے ایک تعلیم اور دوسرے خاندانی منصوبہ بندی۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ انڈونیشیا میں علماء ان کے ساتھ مل کر خاندانی منصوبہ بندی کے سلسلے میں کام کرتے ہیں۔

○○○

پاکستان اور متحدہ عرب امارات منشیات کے خلاف

بتایا گیا ہے کہ متحدہ عرب امارات پاکستان کے ساتھ منشیات کے دھندے کو ختم کرنے کے لئے ایک معاہدہ طے کرنا چاہتی ہے۔ گذشتہ دنوں متحدہ عرب امارات کا ایک وفد پاکستان آیا تھا اور اس معاہدے کے ڈرافٹ پر دونوں ملکوں کے درمیان تبادلہ خیالات ہوا تھا۔ حفاظتی انتظام کو اس سلسلے میں مضبوط اور مستحکم کرنے کی ضرورت پر خاصی طویل گفتگو ہوئی۔ اگرچہ یہ تو نہیں بتایا گیا کہ معاہدے کی شقیں کیا ہیں لیکن تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ اگر یہ معاہدہ طے پا جائے۔ تو یقیناً دونوں ملکوں کو فائدہ ہو گا۔ پولیس کے ذرائع نے بتایا ہے کہ عرب امارات میں بعض پاکستانی منشیات کا دھندا کرتے ہیں۔ اگرچہ پاکستانیوں کے علاوہ بعض دیگر ایشیائی باشندے بھی ایسا ہی کر رہے ہیں یہ بھی کہا گیا ہے کہ افغانی باشندے جن کے پاس پاکستان کے جعلی پاسپورٹ ہیں وہ بھی وہاں منشیات کا دھندا کرتے ہیں اور اس طرح پاکستان کی بدنامی کا باعث بنتے ہیں۔

○○○

روسی فوج / چیچنیا

روس اور چیچنیوں میں مہینوں جاری رہنے والے خونریز تصادم کے بعد اب چیچن قوم کے حق میں اچھی باتیں سننے میں آرہی ہیں۔ خبروں میں بتایا گیا ہے کہ روس نے بالاخر چیچنیوں کے آگے گھٹنے ٹیک دیئے ہیں اور روس کے صدر مسٹر بورس یلسن چیچنیا سے فوجیں نکالنے پر آمادہ ہو گئے ہیں۔ روس اور چیچنیا نے ایک سمجھوتے پر دستخط کئے ہیں یہ سمجھوتہ فوجی امداد کے بارے میں ہے۔ اور اس کا مقصد چیچنیا میں گذشتہ آٹھ ماہ سے جاری خانہ جنگی ختم کرنا ہے۔ بی بی سی نے اپنی ایک رپورٹ میں بتایا ہے کہ اس سمجھوتے پر فریقین نے گروزنی میں یورپی سلامتی و تعاون کی تنظیم کے ہیڈکوارٹر میں دستخط کئے۔ یہ سمجھوتہ چار بنیادی نکات پر مشتمل ہے۔ اس کے تحت فریقین ہر قسم کی جنگی کارروائیاں فوری طور پر بند کر دیں گے اور جنگی قیدیوں کا تبادلہ کیا جائے گا۔ ہر قسم کی دہشت گردی کی کارروائیاں بند کر دی جائیں گی۔ جبکہ چوتھے اور سب سے اہم نکتے کے تحت روسی فوجیں مرحلہ وار چیچنیا سے واپس چلی جائیں گی۔ یورپی سلامتی و تعاون کی تنظیم کے ایک عہدیدار نے بی بی سی کو بتایا یورپی سلامتی و تعاون کی تنظیم اس سمجھوتے پر عمل درآمد کی بھی نگرانی کرے گی۔

درحقیقت اس معاہدے میں یورپی تنظیم کی نگرانی کی شرط ہی سب سے بہتر ہے۔ کیونکہ اہم سے اہم اور اچھے سے اچھے معاہدوں پر جب تک عمل درآمد نہ ہو اس وقت تک اس سے وابستہ اچھے اثرات کو حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ فلسطین اور اسرائیل کا معاہدہ اس کی ایک مثال ہے۔ امریکہ نے اس کے عمل درآمد میں دلچسپی نہ لی اور یہ سوچا کہ دونوں فریق خود ہی۔ بہترین عمل درآمد کرلیں گے تو سارا منصوبہ طویل التوا اور بدامنی کے زہر میں گھل کر بے مزہ ہو گیا۔

ابھی تک ان مذاکرات میں چیچنیا کے سیاسی مستقبل کا کوئی تعین نہیں کیا گیا۔ تاہم روسی فوجوں کا چیچنیا کو خالی دینا چیچنیوں کا پہلا مطالبہ تھا جس پر انہیں پوری کامیابی حاصل ہوئی ہے۔

○○○

گیمبیا / تائیوان کو تسلیم کرنے کا فیصلہ

گیمبیا نے فیصلہ کیا ہے کہ تائیوان کی حکومت کو تسلیم کر لیا جائے۔ چونکہ چین اور تائیوان ایک دوسرے کو تسلیم نہیں کرتے۔ اس لئے باوجود اس کے کہ چین نے گیمبیا کی 20 سال تک امداد کی ہے گذشتہ روز اس نے اپنے سفارت کاروں اور ایسے کارکنوں کو جو تبادلے کے سلسلے میں کام کرتے تھے واپس بلا لیا ہے۔ گیمبیا کے نوجوان فوجی حاکموں نے سرداؤدا جوارا کی 1994ء کے جولائی میں حکومت چھین لینے کی وجہ سے مغربی ممالک کے ان لوگوں کو ناراض کر لیا ہے جو اس کی امداد کرتے تھے۔ چینی سفارت کاروں نے ایک بیان جاری کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ گیمبیا

Falling in Love

Whene'er I think of You my Lord
I think I fall in love
It seems the earth is pushing up
You pull from far above
Your grace and Charm is what I like
Your bounties I admire
My eyes and heart are filled with You
What is more that I require

I like to sit with You and talk
And listen to what You say
I wish You pat my cheeks and chin
As mothers with babies play

Whate'er is all around I see
and shun it with a grin
You are my health and wealth and life
You are my kith and kin.
Now let me know that You will be
With me for all the time
Whate'er the rest of world may have
For me, 'tis less than a dime

محبت ہو جانا

اے میرے آقا
جب بھی میں تیرے متعلق سوچتا ہوں
مجھے یوں لگتا ہے کہ میں تیری محبت میں مبتلا ہو گیا ہوں
جیسے زمین مجھے اوپر کی طرف دھکیل رہی ہے
اور تو بلندیوں سے مجھے اپنی طرف کھینچ رہا ہے
تیرا فضل اور تیری محبت ایسی باتیں ہیں جنہیں میں پسند کرتا ہوں
تیرے انعامات کی میں داد دیتا ہوں
میری آنکھیں اور میرا دل تجھ سے معمور ہیں
میں اس سے بڑھ کر اور کیا چاہوں گا
میں چاہتا ہوں کہ تیرے ساتھ بیٹھوں
اور تجھ سے باتیں کروں
اور وہ کچھ سنوں جو تو مجھ سے کہے
میں چاہتا ہوں کہ تو میری گالوں کو اور میری ٹھوڑی کو اپنے ہاتھوں سے سہلائے
جس طرح مائیں اپنے بچوں سے کھیلتی ہیں
جو کچھ میرے اردگرد ہے میں اسے دیکھتا ہوں
اور اس سے گریز کرتا ہوں
تو میری صحت اور دولت اور زندگی ہے
اور تو ہی میرا عزیز و اقارب ہے
اب مجھ سے کہہ کہ تو ہمیشہ میرے ساتھ رہے گا
دنیا جو چاہے اکٹھا کر لے
میرے لئے یہ تمام چیزیں ایک دمڑی سے بھی زیادہ حیثیت نہیں رکھتیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے ساتھ سفارتی تعلقات منقطع کر لئے گئے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ چین دیگر تمام معاہدات جن کا تعلق زراعت تعلیم اور طب سے ہے انہیں بھی ختم کر دے گا۔ چین کے سفارت خانے میں چھ سفارت کار اور دو سٹاف کے دوسرے افراد موجود تھے جو گیمبیا چھوڑنے کے لئے فوری طور پر تیار ہو گئے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اپنا سازو سامان باندھ رہے ہیں اور جہاں تک معاہدوں کا تعلق ہے ان کے مسائل کو حل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اگرچہ ان کے وہاں سے نکل جانے کی کوئی تاریخ تو مقرر نہیں تھی لیکن خیال کیا جاتا تھا کہ چند روز میں وہ گیمبیا چھوڑ دیں گے۔

OOO

خواتین کی تعلیم

بتایا گیا ہے کہ یورپیئن یونین میں 29- سال کی خواتین اسی عمر کے مردوں کے مقابلہ میں زیادہ تعلیم یافتہ ہیں۔ 55 سے 59 سال کی خواتین 33- فی صد ڈپلوما رکھتی ہے لیکن 25- سے 29- سال کی عمر کی عورتیں 51- فی صد ڈپلوما رکھتی ہیں۔ نوجوان خواتین خاص طور پر طبی تعلیم میں دلچسپی لیتی ہیں۔ وہاں وہ 66فی صد ڈپلوما حاصل کرتی ہیں ہیومن سائنسز میں اور 53 فی صد قانون میں۔ صرف حساب اور انجینئرنگ ایسے مضامین ہیں جن میں عورتیں 17- فی صد اور مرد 28- فی صد ہیں اور اس طرح یہ ایسا شعبہ ہے کہ جس میں مردوں کو برتری حاصل ہے۔ 21 سال کی عمر کی خواتین دوسری عورتوں سے 31فی صدی زیادہ تعلیم یافتہ نہیں جبکہ ایسی عمر کے صرف 29فی صد مرد تعلیم یافتہ ہیں۔ کہتے ہیں کہ یہ موازنہ زیادہ تر فن لینڈ میں نظر آتا ہے۔ جہاں 40فی صد عورتیں اور 33فی صد مرد اعلیٰ تعلیم حاصل کئے ہوئے ہیں۔ البتہ جہاں تک ہالینڈ کا تعلق ہے وہاں 47- فی صد مردوں نے اعلیٰ تعلیم حاصل کی ہے اور خواتین صرف 38فی صد۔

OOO

بقیہ صفحہ 5

لجنہ اماء اللہ نے عام مستورات میں دستکاری کی طرف توجہ اور شوق پیدا کرنے کے لئے اپنی طرف سے جو انتظام مفت قائم کیا تو آپ اس کی پہلی منتظمہ قرار پائیں اور آپ نے جس محنت اور جان فشانی سے اس کام کو نبھایا وہ آپ ہی کا حصہ تھا۔ کیونکہ آپ جیسی عدیم الفرصت اور مشغول الاوقات خاتون کم ہی اتنی بڑی ذمہ داری کو انجام دے سکتی۔ آپ نے قادیان کے تقریباً ہر ایک گھر میں جاکر عورتوں سے اشاعت دین حق کی خاطر کام کرنے کے لئے معاہدے لئے اور ان کو کام سپرد کئے۔ نیز وہ تیار شدہ اشیاء کی فروخت کا بھی خود انتظام فرماتی تھیں۔ آپ سادگی کی بہت بڑی موید تھیں اور خود ان کا طریق عمل اس کا ایک بین ثبوت تھا۔ چنانچہ لجنہ میں جو سادگی کے متعلق ریزولیوشن پاس ہوا وہ انہی کا پیش کردہ تھا۔ الغرض آپ کی وفات سے لجنہ کو ایک ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ جسے وہ فراموش نہیں کر سکتی۔ (تاریخ لجنہ جلد اول ص ۲۱۲)

اللہ تعالیٰ آپ پر بے شمار رحمتیں نازل فرمائے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

بقیہ صفحہ 1

والوں کو بھی میں نے کہا ہے کہ روزانہ ایک گھنٹہ البانین زبان میں پروگرام چاہئے۔

حضرت صاحب نے تراجم کے ضمن میں عربی کے مترجم مکرم سید حلمی الشافعی کے ترجمہ کی تعریف فرمائی۔ اور فرمایا کہ یہ ترجمہ اس طرح کرتے ہیں کہ لگتا ہے کہ میں خود عربی بول رہا ہوں۔ عربوں کی طرف سے ان کو تحسین کے بہت سے پیغام موصول ہو رہے ہیں۔

جماعت احمدیہ کی تعلیمی کوششوں کے ضمن میں حضرت صاحب نے فرمایا کہ افریقہ میں جماعت کے جو تعلیمی ادارے قائم ہیں ان کی تعداد یوں ہے۔

ہائر سیکنڈری سکول 39
جونیئر سیکنڈری سکول 30
پرائمری سکول 220

حضرت صاحب نے فرمایا اس ضمن میں ہمیں نئے واقفین نو کی بھی ضرورت ہے۔

جماعت احمدیہ کی طبی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ مجلس نصرت جہاں کے تحت 10 ممالک میں 30 ہسپتال قائم ہیں ان میں 28 ڈاکٹر صاحبان خدمات بجا لا رہے ہیں۔ بورکینا فاسو اور بینن میں نئے ہسپتالوں کے قیام کا منصوبہ زیر غور ہے سردست وہاں پر موبائل ڈسپنسری شروع کردی گئی ہے۔

لائبیریا میں احمدیہ ٹریننگ سنٹر کو دوبارہ شروع کر دیا گیا ہے۔ اب وہاں امن کے حالات پیدا ہو رہے ہیں۔ بدامنی کی وجہ سے جن مقامی احمدیوں سے رابطہ ٹوٹ گیا تھا ان سے اب دوبارہ رابطہ قائم ہو رہا ہے۔

ہومیو پیتھی کے بارے میں حضرت صاحب نے تفصیل سے بتایا یہ بے حد کامیاب اور سستا علاج ہے۔ پھر اس میں ایسی ایسی بیماریوں کا بھی علاج موجود ہے جو عام ڈاکٹروں کے پاس نہیں ہے احمدیہ ٹیلی ویژن پر ہومیو پیتھک لیکچروں کا جو سلسلہ جاری ہے اس سے غیر از جماعت ڈاکٹر بھی فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اور اس کے نتیجہ میں وہ خطبات بھی سن رہے ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا آج جماعت احمدیہ کو دونوں علوم علم الابدان اور علم الادیان پر بادشاہت عطا ہوئی ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا ہمیں ہومیو پیتھک لیکچروں کے تراجم کے لئے اچھے مترجمین کی ضرورت ہے جن ممالک کو توفیق ملے وہ ہومیو پیتھک لیکچرز کے تراجم کے ویڈیوز بھجوائیں۔ انڈونیشیا' جاپان' افریقہ' روس' اور قازقستان کی زبانوں میں بھی اس کے تراجم ہونے چاہئیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا آج قازقستان کا بھرپور وفد پہنچ گیا ہے۔ ان کے ارادے بڑے نیک اور بلند ہیں۔ قازقستان میں خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کی طرف بڑا رجحان ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے تیرہ بیٹوں میں سے صرف مجھے ہومیو پیتھی میں دلچسپی پیدا ہوئی۔ اور مجھے ہی خدا نے اس مقام پر پہنچایا ہے کہ میں ساری دنیا کو ہومیو پیتھی سکھا رہا ہوں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ ہم نے 234 ہومیو دواؤں کا ایک سیٹ بنایا ہے۔ جو دو مضبوط ڈبوں میں بند ہے۔ اس کی قیمت صرف 50 پاؤنڈ ہے اس کے بعد آپ عمر بھر کے لئے دوسری مہنگی دواؤں کے چنگل سے بچ جاتے ہیں۔ عمر بھر کے علاج کے لئے یہ کوئی مہنگا سودا نہیں۔

واقفین نو: حضرت صاحب نے فرمایا اس تحریک کے تحت 13 ہزار 158 واقفین نو احباب جماعت نے گذشتہ سال پیش کئے تھے امسال ان کی تعداد بڑھ کر 14 ہزار 571 ہو گئی ہے۔ ان میں سے 10 ہزار سے زائد لڑکے ہیں اور 4 ہزار لڑکیاں ہیں۔

پریس اینڈ پبلیکشنز۔ مکرم چوہدری رشید احمد صاحب کی سربراہی میں یہ شعبہ مصروف عمل ہے۔ کثرت سے اخبارات' رسائل ریڈیو اور ٹی وی سے ان کے روابط ہیں۔

قیدیوں کی خدمت کے بارے میں حضرت صاحب نے فرمایا ان کی غیر مشروط خدمت کریں۔ ہرگز محض دعوت الی اللہ کی خاطر ان کی خدمت نہ کریں۔

دعوت الی اللہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے دعوت الی اللہ بہت وسعت پذیر ہے۔ صرف اس سال افریقہ کے 9 ممالک میں 980 جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ 1393 دیہات میں پہلی بار احمدیت کا نفوذ ہوا اور جماعتیں قائم ہوئیں۔ 827 نئی بیوت الذکر عطا ہوئیں 666 افریقن چیفس احمدی ہوئے۔ 963 امام احمدی ہوئے۔ 72 گاؤں کے سردار احمدیت کی آغوش میں آئے۔

بیعتوں کی مجموعی تعداد: حضرت صاحب نے فرمایا میری دعا تھی کہ اللہ تعالیٰ گذشتہ دو تین سال سے بیعتوں کی تعداد پچھلے سال سے دوگنی کرتا آیا ہے۔ جب یہ تعداد 4 لاکھ سے بڑھ گئی تو میرا دل ڈر گیا۔ لیکن دعائیں کرتے ہوئے خدا تعالیٰ نے امسال بھی دوگنے سے زیادہ بیعتیں عطا فرمادیں چنانچہ گذشتہ سال کی بیعتوں کی تعداد سے دگنے ہونے کی صورت میں بیعتوں کی تعداد 8 لاکھ 37 ہزار بنتی تھی۔ جبکہ امسال خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے 8 لاکھ 41 ہزار 325 بیعتیں عطا فرمادیں۔

جب سے دنیا بنی ہے کبھی یہ واقعہ نہیں ہوا کہ ایک وقت میں تمام عالم میں اتنی تعداد میں سعید روحیں خدا تعالیٰ کی توحید کا اقرار کر رہی ہوں۔

فرنچ بولنے والے ممالک میں احمدیت کے نفوذ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا اس سال اس ضمن میں نمایاں کامیابی عطا ہوئی ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا دو سال پہلے اسی جلسہ سالانہ میں نے اپنی ایک حیرت انگیز رویاء بیان کی تھی جس کا مطلب یہ نکلتا تھا کہ اب فرانسیسی زبان بولنے والے ممالک میں احمدیت کا غیر معمولی نفوذ ہو گا۔

پچھلے سال چند سالوں میں فرنچ بولنے والے ممالک میں احمدیت کے نفوذ کا ریکارڈ یہ ہے۔

1990ء میں فرنچ بولنے والے علاقوں میں احمدی ہونے والوں کی تعداد 6 ہزار اسی تھی۔

1991ء میں یہ تعداد کم ہو کر 5 ہزار 94 رہ گئی۔

1992ء میں یہ تعداد 5 ہزار 531 تھی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے رویاء کے ذریعے بشارت دی چنانچہ 1993ء میں یہ تعداد یکدم بڑھ کر 36 ہزار 611 ہو گئی۔ اور 1994ء میں یہ تعداد ایک لاکھ 62 ہزار 227 ہو گئی۔ اور 1995ء میں یہ تعداد بڑھ کر 3 لاکھ 88 ہزار 933 ہو گئی ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا آسمان کا خدا ہے جو میرا حامی و ناصر ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا اب مجھے امید ہے کہ مشرق بعید میں یہی سلسلے جاری ہوں گے۔ جب اللہ چاہے گا وہ فرنچ بولنے والے علاقوں کی طرح کمبوڈیا' ہند چینی اور ویٹ نام کی تقدیر بھی بدل دے گا۔ خدا کرے تیزی سے ایسا ہو جلد تر ایسا ہو۔

حضرت صاحب نے فرمایا آئیوری کوسٹ کو اس بارے میں نمایاں خدمت کی توفیق ملی ہے۔

اس کے علاوہ سیرالیون' گیمبیا اور غانا کو بھی اس سال غیر معمولی کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ غانا کا ملک خدا تعالیٰ کے فضل سے اس سال جھنجھوڑا گیا ہے۔ اس سال پہلی بار غانا نے ایک لاکھ بیعتوں کا ہدف کراس کر لیا ہے۔

شعبہ امداد طلباء مستحق طلبا کی امداد کے لئے صدر انجمن احمدیہ میں بشروط بآمد کے طور پر ہے۔ اس کے اخراجات عطیات اور صدقات کے ذریعے پورے کئے جاتے ہیں۔

شعبہ امداد طلباء مخیر احباب کی اعانت کا محتاج ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

عطیات اور صدقات کی رقوم اس وضاحت کے ساتھ کہ یہ رقم عطیہ یا صدقہ برائے امداد طلباء ہے۔ براہ راست بنام نگران امداد طلباء یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلباء بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(نگران امداد طلباء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 2 اگست-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 25 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 39 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے مسلمان ممالک کی اراکین پارلیمنٹ کی پہلی بین الاقوامی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ اسلام خواتین پر پابندیاں نہیں لگاتا انہیں ختم کرتا ہے۔ چودہ سو سال پہلے دیئے گئے حقوق پر عمل در آمد نہیں ہوا۔ انہوں نے کہا کہ عورت کو گھر میں بند رکھنا خلاف اسلام ہے۔ بہت سی عورتوں کو قدامت پسند گروپوں کا سامنا ہے جن کا نعرہ ہے کہ خواتین کو اپنے گھروں سے باہر نہیں نکلنا چاہئے۔ مسلمان عورت تجارت کر سکتی ہے۔ جنگوں میں حصہ لے سکتی ہے۔ اسلام نے عورتوں کو جو حقوق چودہ سو سال پہلے دیئے مغربی ممالک کی عورتوں کو وہ حقوق انیسویں صدی میں حاصل ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان خاتون ارکان پارلیمنٹ سیاسی حد بندیوں سے بالا ہو کر اسلامی ملکوں کی خواتین پر اثر انداز ہونے والے سماجی مسائل کے بارے میں آواز اٹھائیں۔ انہوں نے کہا کہ مردوں کی بنائی ہوئی روایات کے مطابق عورت کو اسلامی حقوق نہیں مل سکے۔ انہوں نے کہا کہ جس طرح مرد عورتوں کا استحصال کر رہے ہیں اسی طرح بعض عورتیں بھی مردوں کا استحصال کر رہی ہیں اسلام نے سب سے پہلے عورت کو خلع کا حق دیا۔ مذہب میں اجتہاد کا حق عورت اور مرد دونوں کو ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام میں بہترین پردہ آنکھ کا پردہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام نے واضح کیا ہے کہ طلاق یا علیحدگی کی صورت میں ایک خاص عمر تک بچے کو ماں کے پاس رکھنا ہو گا۔ لیکن پاکستان میں مروج عموماً اس قانون کی خلاف ورزی کرتے ہیں اور بچوں کو ہمارے بازوؤں سے چھین لیا جاتا ہے۔

○ ایم کیو ایم الطاف گروپ کی مذاکراتی ٹیم کے قائد مسٹر اجمل دہلوی نے کہا ہے حکومت ہمیں الطاف گروپ کہتی رہی تو ۱۰۰ سال تک مذاکرات نہیں ہوں گے۔ جب تک ہماری شناخت اور حیثیت کو تسلیم نہیں کیا جاتا مذاکرات کا عمل دوبارہ شروع نہیں ہو سکے گا۔ حکومت ہمارے جائز مطالبے کو انا کا مسئلہ نہ بنائے ہمیں مذاکرات کی دوبارہ دعوت دے۔ صدر اور وزیر اعظم دلچسپی لیں تو سارے اختلافی مسائل ایک منٹ میں ختم ہو سکتے ہیں۔ ہم نے مذاکرات کا اچانک بائیکاٹ نہیں کیا یہ ایک اوپن سیکرٹ تھا۔

○ ایم کیو ایم اور حکومت کے مذاکرات میں حکومتی وفد کے سربراہ مسٹر این ڈی خان نے کہا ہے کہ وزیر اعظم نے ہمیں مذاکرات جاری رکھنے کی ہدایت دی ہے۔ مسٹر اجمل دہلوی ہمیں فون پر اطلاع دے دیں ہم مذاکرات کے لئے وہی تاریخ مقرر کر دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ مذاکرات کے دروازے اب بھی کھلے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دوسرے فریق کو الطاف گروپ کہنے پر اعتراض تھا مگر اس کا رویہ اتنا سخت نہیں تھا۔ دانشور ایم کیو ایم سے کہیں کہ وہ مذاکرات سے الگ نہ ہوں۔ بلکہ کراچی میں امن کے لئے حکومتی کوششوں میں شریک ہوں۔ مذاکرات کے چار راؤنڈز میں متعدد نکات پر اتفاق رائے ہو گیا تھا۔ فریقین نے گڑبڑ زدہ کراچی میں امن قائم کرنے کے لئے تعاون کرنے پر اتفاق کیا تھا۔ اور اشتعال انگیز بیانات [illegible] نہ کرنے کا وعدہ کیا تھا۔

○ مسلم اراکین پارلیمنٹ خواتین کانفرنس میں وزیر اعظم بے نظیر نے کہا کہ اب بیجنگ میں دوبارہ ملاقات ہو گی۔

○ امریکی قونصل خانے کے سیاسی و معاشی امور کے افسر نے خبردار کیا ہے کہ اگر کراچی کے حالات نہ بدلے تو ہمارے سرمایہ کار یہاں سے نکل جائیں گے۔ ہم اس وقت جن حالات میں گزارا کر رہے ہیں وہ ہم ہی جانتے ہیں۔ حکومت نے حالات پر کنٹرول نہ کیا تو امریکی سرمایہ کار اپنے سرمائے کو دیگر ایشیائی ممالک مشرق وسطیٰ یا افریقی ممالک میں منتقل کر دیں گے۔

○ حکومت نے الطاف حسین کی واپسی کے لئے برطانوی عدالت سے رجوع کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ان کی وطن واپسی کو یقینی بنانے کے لئے ایف آئی اے کی خصوصی ٹیم کو برطانوی وکلاء سے مشورہ کی ہدایت کی گئی ہے۔ یہ خصوصی ٹیم الطاف حسین کی دہشت گردی کے بارے میں ایسی شہادتیں ساتھ لے کر گئی ہے جنہیں نظر انداز نہیں کیا جا سکے گا۔

○ سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ بے نظیر اور نواز شریف دونوں ایم کیو ایم کو کچلنے کے درپے ہیں۔ دونوں ہی کراچی کا مسئلہ حل کرنے میں مخلص نہیں۔ اصل ذمہ دار بے نظیر ہیں۔

○ وزیر قانون مسٹر این ڈی خان نے کہا ہے کہ کراچی کا ہر بچہ امن چاہتا ہے۔ ہر بچہ سکول جانا چاہتا ہے۔ کراچی میں امن قائم کرنا سب سے اول ترجیح ہے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر مذاکرات توڑ دینا عقلمندی نہیں ہے۔

○ مسلم لیگ (ن) کے مسٹر یاسین وٹو نے کہا ہے کہ جو کام انتہا پسند نہ کر سکے وہ وزیر داخلہ نے کر دکھایا۔ حکومت اور ایم کیو ایم کے مذاکرات میں تعطل کا کریڈٹ نصیر اللہ بابر کو جاتا ہے۔

○ اے این پی کے سربراہ مسٹر اجمل خٹک نے کہا ہے کہ مذاکرات ناکام ہوئے تو "بقائے پاکستان" کی تحریک چلائیں گے۔ حکومتی نمائندوں کا رویہ شروع سے ہی معاندانہ تھا۔ اس کا نتیجہ ہے کہ مذاکرات ٹوٹ گئے ہیں۔ ہماری اب بھی یہی خواہش ہے کہ مذاکرات کامیاب ہوں۔ اسی وجہ سے ہم نے قومی کانفرنس ملتوی کی۔

○ کراچی کے ایک انگریزی جریدے نے لکھا ہے کہ پاکستانی انٹیلی جنس کو یقین ہے کہ الطاف حسین بھارت سے ملے ہوئے ہیں۔ لندن بیٹھ کر بھی کراچی پر ان کا اثر رسوخ برقرار ہے۔

○ مسلم لیگ (ن) کے چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ مذاکرات میں ڈیڈ لاک نے مایوسی اور خوف و ہراس پھیلا دیا ہے۔ مسلم لیگ نے ایم کیو ایم پر یہ واضح کر دیا ہے کہ وہ کراچی میں امن و امان کے لئے حکومت سے تعاون کرے۔

○ نواز شریف کے والد میاں شریف کی عبوری ضمانت منظور کرانے والے جج کو جبری رخصت پر بھیجے جانے پر تبصرہ کرتے ہوئے سابق چیف جسٹس سپریم کورٹ مسٹر جسٹس ڈاکٹر نسیم حسن شاہ نے کہا ہے کہ عارضی ضمانت منظور کرنے پر اتنا شدید ردعمل عدلیہ کے کام میں مداخلت ہے۔

○ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کے سندھ میں داخلے پر تین ماہ کے لئے پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ یہ پابندی تحفظ امن عامہ کے تحت ۳ ماہ کے لئے لگائی گئی ہے۔

○ پاک فوج کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ سیاچن کا مسئلہ کشمیر سے منسلک ہے۔ یہ دونوں مسئلے اکٹھے حل ہوں گے۔ وائس آف امریکہ سے ایک انٹرویو میں ترجمان نے کہا کہ بھارت کے ۵ ہزار فوجی اس جگہ متعین ہیں جبکہ پاکستانی فوجیوں کی تعداد اس سے کسی قدر کم ہے۔

○ ژوب ڈویژن اور گردونواح میں طوفانی بارشوں سے دس افراد ہلاک ہو گئے۔ سرحد میں سیلاب سے ۱۷۶ افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ ۹۶ پل تباہ ہوئے ہیں اور ۲۰ سڑکوں کو نقصان پہنچا ہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ اگر حکومت پہلے انتظامات کر لیتی تو سیلاب سے اتنی بڑی تباہی نہ ہوتی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ایک وزیر نے اپنے فش فارم اور آموں کے باغات بچانے کے لئے غریب سندھیوں کو ڈبو دیا۔ دادو اور نواحی علاقوں سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بے نظیر بھٹو نے ہیلی کاپٹر سے دورہ کیا۔ پانی میں ڈوبتے عوام کو دیکھ کر ہاتھ ہلائے لیکن ان کی مدد نہیں کی۔ مسٹر نواز شریف نے متاثرین میں نقد رقوم کے لفافے تقسیم کئے۔

○ پاکستان نے امریکہ اور دوسرے ممالک کے دباؤ کے باوجود اپنی ایٹمی پروگرام میں توسیع کے لئے یورینیم کی تلاش اور دیگر منصوبوں کو جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلہ میں وزیر اعظم کے سیکرٹ فنڈ میں سے چشمہ نیوکلیئر پلانٹ پراجیکٹ کے لئے تقریباً ۵۔ ارب روپے مختص کر دیئے گئے ہیں۔ یورینیم کی تلاش کے لئے ۲۔ ارب روپے الگ رکھے گئے ہیں۔ اس میں پانچ کروڑ کا مزید اضافہ بھی کر دیا جائے گا۔ تحقیق و ترقی کے شعبے میں ساڑھے تین ارب روپے فراہم کئے جائیں گے۔

مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۲۵ روپے۔ ۴۰ گرام ۵۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۲۵ روپے
اکسیر اولاد نرینہ
۱۵۰ روپے
سٹاکسٹ حضرات کے لئے معقول کمیشن!
ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ
فون نمبر 04524-212434 فیکس 534

ربوہ کے گردونواح اور ربوہ کے ہر محلہ جات میں
پلاٹ۔ مکان۔ زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے)
ربوہ
فون آفس: 422 گھر: 211379

خورشید ہیئر آئل
اب اپنی لیبارٹری میں کشید کردہ ۱۰۰٪ خالص روغن سرسوں، روغن بادام، روغن کدو اور روغن خشخاش کے ساتھ۔
خشکی سکری دور کرتا ہے۔ بالوں کو گرنے سے روکتا ہے۔ دماغی کام کرنیوالوں کیلئے بہترین ٹانک ہے۔ بذریعہ ڈاک بھی منگوایا جاسکتا ہے۔ قیمت 60/-
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ